غزلیں) مالکوں کو بالکل مفت مل جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ ان لکھنے والوں کو جن کی تخلیقات یہ اخبارات وجرائد کے مالک شائع کرتے ہیں اس رسالے یا اخبار کی ایک اعزازی کاپی بھی یہ مالکان نہیں بھیجتے وہ بھی انہیں خود خریدنا پڑتی ہے، یعنی قلم اور لفظ (جن کی قسم اللہ نے کھائی ہے) ن. والقلم وما یسطرون "بالکل بے قیمت ہے اس کی اس ملک میں کوئی قیمت نہیں حالانکہ لفظ تو انمول ہوتا ہے۔ ایسا قانون بنانا چاہیئے کہ یہ مالک ہر لفظ کی قیمت ادا کریں جو یہ اپنے اخبارات وجرائد میں شائع کرتے ہیں تا کہ یہ لوگ جو خود استحصال کے خلاف لکھتے نہیں تھکتے لکھنے والوں کا استحصال نہ کر سکیں۔

۷: اسراف وتبذیر کے خلاف اقدام:

ہمارے ملک میں جہاں لوگوں کی اکثریت نانِ جویں کو محتاج ہے وہاں ایک محدود اقلیت ذرائع ووسائل معاش پر قابض ہے اور وہ اپنی بے انتہا دولت وثروت میں محروم لوگوں کو شریک کرنے کی روادار نہیں ہے۔ ان سے جب رفاہی کاموں میں امداد مانگی جائے تو وہ دس روپے دیتے ہوئے دس دفعہ سوچتے ہیں لیکن جب بسنت منانا ہو تو بے دریغ خرچ کرتے ہیں۔ پتنگ بازی پر لاکھوں روپے کا ضیاع، وقت کا ضیاع اور لہو ولعب ہے یہ اسراف ہے اسے قانوناً ممنوع قرار دینا چاہیئے اور ان کی زائد از ضرورت دولت کو ترمذی کی اس حدیث کی رو سے "ان فی المال حقاً سوی الزکوٰۃ" (مال میں زکوٰۃ کے علاوہ حق بھی ہے) ٹیکس کے ذریعے حاصل کر کے بے روزگاروں اور حاجت مندوں پر صرف کر دینی چاہیئے اور عملاً اسلامی معیشت کی اسی تصویر پیش کرنی چاہیئے کہ اسلامی معاشی نظام کا تقاضہ ہے۔ "کی لایکون دولۃً بین الأغنیاء منکم o" مال تمہارے مالداروں میں ہی چکر نہ لگاتا رہے۔ (۳۷)

اسلام کے معاشی نظام کو نافذ کر کے بتدریج وہ تمام فاصلے کم کر دیئے جائیں جو امیر اور غریب میں پائے جاتے ہیں اور اسی تدریجی عمل میں وہ مقام آ جائے کہ پورے معاشرے میں ایک بھی حاجت مند باقی نہ رہے۔

نکتہ ، شرح مبیں ایں است وبس
کسے نہ باشد در جہاں محتاج کس

مراجع ومصادر:

Syed Abdul Quddus, Social Change in Pakistan Lahore, 1990 P-110 :۱

۲: ابن هشام . السیرة النبویة. قاهره ۱۳۵۶ھ/۱۹۳۷ء، ج ۱ ص ۲۶۰ .

۳: الضحیٰ .

۴: ابن هشام . السیرة النبویة. قاهره ۱۳۵۶ھ/۱۹۳۷ء، ج ۱ ص ۲۶۰ .

۵: المدثر : ۴۲ تا ۴۷.

۶: الحاقته : ۳۰ تا ۳۴.

۷:ابو عبید قاسم بن سلام ۔کتاب الاموال ۔قاہر ۃ سنہ ۱۳۳۵ھ ، ص ۳۵۰ ۔

۸: ابوالحسن علی بن احمد الواحدی ۔ اسباب النزول ۔ قاہرہ سنہ ۱۳۷۸ھ ص ۲۵۰ ۔

۹: الذاریات :۱۷ تا ۱۹ ۔

۱۰: الواحدی ۔اسباب النزول ۔ قاہر ۃ سنہ ۱۳۷۸ھ ، ص ۲۵۰ ۔ ۱۱: المعارج :۲۳ تا ۲۵ ۔

۱۲: لسان العرب بیروت ۔ سنہ ۱۹۵۶ء ج ۵ ، ص ۶۰ ۔

۱۳:ابنِ کثیر ۔جلد پنجم ۔جزء ۲۶ ۔ ص ۱۰۹ ۔

۱۴: البقرہ: ۲۷۳ ۔ ۱۵: الجصاص ۔ ج ۳،ص ۱۵۱ ۔

۱۶: سید ابوالا علیٰ مودودی ۔ قرآن کی معاشی تعلیمات ۔ لاہور سنہ ۱۹۸۴ء ، ص ۵۵ ۔

۱۷: مولانا ابوالکلاآزاد ۔ ترجمان القرآن ج۔ ۲ ، ص ۱۲۹ ۔

۱۸: پروفیسر سید خالد محمود ترمذی ۔مقالات سیرت ، وزرات مذہبی امور ، اقلیتی امور اسلام آباد ۔ سنہ ۱۹۸۹ء ۔ ص ۱۱۶ ۔

۱۹: Dr.Anwar Iqbal Qureshi-Economic Problems Facing Pakisatn Karachi.1971 P 51.

۲۰: سید ابوالا علی مودودی ۔اسلام اور جدید معاشی نظریات ۔لاہور سنہ ۱۹۸۷ء ، ص ۸۴ تا ۸۶ ۔

۲۱: سید قطب شہید، ترجمہ ڈاکٹر محمد نجات اللہ صدیقی ۔اسلام کی اقتصادی پالیسی ۔لاہور سنہ ۱۹۲۹ء ، ص ۵۰ ۔

۲۲:سید قطب شہید، ترجمہ ڈاکٹر محمد نجات اللہ صدیقی ۔اسلام کی اقتصادی پالیسی ۔ لاہور سنہ ۱۹۲۹ء ، ص ۴۲ ۔

۲۳: مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری ۔اخلاق ومعاش کاباھمی ربط کراچی ۔ ص ۹ ۔

۲۴: ابنِ ھشام السیرۃ النبویۃ ۔قاھرہ سنہ ۱۳۵۶ھ ۔ج ۱ ، ص ۳۱۳ ۔

۲۵: حم السجدۃ :۶ ۔۷ ۔

۲۶: ابنِ ھشام ۔السیرۃ البنویۃ ۔قاھرہ سنہ ۱۳۵۶ھ ۔ج ۱ ،ص ۳۵۹

۲۷: ابن کثیر ۔ج ۴، جز ۲۴ ، ص ۶۱ ۔

۲۸:سہ ماہی فکر ونظر ۔اسلام آباد شمارہ شوال ۔ذوالحجہ سنہ ۱۴۰۶ھ ،ص ۱۵ ۔

۲۹: ابنِ ھشام ، ج ۲ ص ۱۱۸ .

۳۰: سید ابو الاعلیٰ مودودی .اسلام اور جدید معاشی نظریات لاہور . ۱۹۸۷ء ، ص ۱۱۰ .

۳۱: النساء : ۱۱ . ۳۲:الروم : ۳۹ .

۳۳:البقرہ : ۲۷۶ . ۳۴: البقرہ :۲۷۸تا ۲۸۰ .

۳۵:ابن کثیر .ج ا ، جز ۳۰ ، ص ۲۷ تا ص ۳۱ .

۳۶: Syed Abdul Quddus Social Changein Pakistan Lahore. 1990,P103.

۳۷: الحشر : ۷

واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین o

اھل علم کی دلچسپی کے لئے مجلس التحقیق الفقھی کے مجلات

زیر نگرانی: مولانا سیدنسیم علی شاہ الھاشمی

(1) سہ ماہی" المباحث الاسلامیۃ" (اُردو):

سائنس وٹیکنالوجی کے تحقیقات وایجادات سے پیش آنے والے مسائل کا فقہی حل

اہم اور جدید مسائل پر مشتمل علمی تحقیق کا حامل اور فکرِ اسلامی کا ترجمان

صفحات: 136 زرتعاون سالانہ: 240روپے

(2)ششماہی" البحوث الاسلامیۃ" (عربی):

اہم اور جدید مسائل پر مشتمل پاکستان اور عالم اسلام کے جید علماء کی علمی تحقیق (عربی زبان میں)

صفحات: 136 زرتعاون سالانہ: 200روپے

برائے رابطہ: ناظم دفتر مجلس التحقیق الفقھی

جامعہ المرکزالاسلامی پاکستان ڈیرہ روڈ بنوں

مدیر مسئول موبائل نمبر:0300-9061816 / 0333-3509970

فون: (3 Line) 0092-928-331351 فیکس: 0928-331355

☆☆☆☆☆

میڈیکل سائنس اور اسلام

جنس کی تبدیلی اسلامی نقطۂ نظر سے

مولانا مفتی عظمت اللہ بنوی

اُستاد شعبہ تخصص فی الفقہ و الافتاء بجامعہ المرکز الاسلامی پاکستان

یو۔کے (U.K) سے آمدہ ایک استفتاء اور جامعہ کی طرف سے جواب:

میری ایک مریضہ ہے جو کہ خود بھی ڈاکٹر ہے۔ پاکستان سے ہے۔ مسئلہ اس کی زندگی کا ہے۔ اس کے مطابق جب اس کی ولادت ہوئی تو جسمانی اعضاء لڑکوں والے تھے مگر جوں، جوں ہوش آتا گیا، اس کو یہ محسوس ہوا کہ اس کا جسم اور ہے اور اس کی زنانہ روح مردانہ جسم میں قید ہے۔ میڈیکل کالج میں پڑھنے کی وجہ سے اس کے علم میں آیا۔ کہ سائیکالوجی، اور سائیکاٹری جو کہ طب کی ایک شاخ ہے جو ذہن اور ذہنی مسائل کا علاج کرتی ہے اس میں وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ یہ ایک ایسی ذہنی حالت ہے کہ جس میں انسان کے دماغ میں جو جنس کا خانہ ہے وہ زنانہ ہوتا ہے، پیدائش سے پہلے ہی جب بچہ ماں کے بطن میں ہوتا ہے تو اس لوتھڑے کی حالت میں (۶) ہفتے کے اندر دماغ کی بناوٹ جسم کے ساتھ ہورہی ہوتی ہے، تو اگر ماں کسی پریشانی یا بیماری سے گزرے جس کی وجہ سے اس کے ہارمونز میں کمی یا زیادتی ہو تو دماغ پر اثر ہوتا ہے۔ اور پھر وہ مرد کا یا عورت کا بنتا ہے، ہارمونز کے لیول کے مطابق۔

مگر اعضاء (جنسی) اور جسم اپنی علیحدہ رفتار سے پرورش پا رہے ہوتے ہیں۔ اور جب ولادت ہوتی ہے تو ایسی حالت میں جسم ظاہری طور پر تو لڑکوں کی طرح ہوتا ہے، مگر ایسے مریضوں کو ذہنی کرب سے گزرنا پڑتا ہے، کیونکہ ان کا ذہن مخالف جنس کا ہوتا ہے۔

یہاں (یو۔کے) (U.K) میں اس حالت کے اوپر بہت کام ہوا ہے، اور اس کو تسلیم کیا گیا ہے کہ یہ ایک ذہنی پیچیدگی ہے، جس کی وجہ سے بہت سے مریض معاشرے کے ہاتھوں ستائے جاتے ہیں اور پھر اس قسم کے مریض خودکشی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اور کچھ کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔

اس کا کوئی واضح حل نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ایک پیچیدہ مسئلہ ہے۔ اور یہاں کے لوگ بھی تنگ نظر ہیں۔ خیر اب یہاں تسلیم کیا جاتا ہے کہ بہت سی بیماریاں اور پیچیدگیاں ایسی پیدا ہو رہی ہیں جو کہ پہلے عام فہم نہیں تھیں۔ جیسے اوزن (خدائی آسمان) کا مسئلہ اور گلوبل وارمنگ) سائیکالوجی کے مطابق انسان کی جنس دو طرح سے ہوتی ہے۔ (۱) ذہنی، دماغی، (۲) جسمانی۔ ایک عام آدمی کا ذہن اور جسم دونوں مرد ہوتے ہیں ایک عام عورت کا ذہن اور جسم دونوں عورت ہوتے ہیں۔ مسئلہ تب ہوتا ہے جب ذہن (دماغ) اور جسم میں تضاد ہو۔ یہ حالت ان حالتوں سے مختلف ہے۔ جن میں دونوں یعنی مردانہ اور زنانہ اعضاء ہوتے ہیں۔ کہ آپریشن کر کے اگر ظاہری علامات دیکھ کر بنا دیا جائے یا عورت، مثلاً چھاتی ہے بال چہرے کے نہ ہوں اور ولادت کے راستے کا مسئلہ اگر ہو یا اسی طرح جو آپ کہہ رہے تھے، جس حالت کا میں نے ذکر کیا ہے۔ یہ ان سے مختلف ہے، اور ان کے زمرے میں نہیں آتی، اس کا تعلق دماغ اور جسم دونوں سے ہوتا ہے۔

ایسے مریضوں کی زندگی بہت مختلف اور پے چیدہ ہوتی ہے۔لوگ ان کی ذہنی کیفیت نہیں سمجھ پاتے ، یہ شیطان ہے۔یا یہ کہ لڑکیوں جیسا ہے،ٹھیک ہو جائے گا،مگر ایسا نہیں ہے،اس کا حل صرف یہ ہے، یا تو اس کے دماغ کو بدل دیا جائے، یا آپریشن کر کے اس کے جسمانی اعضاء اس کی ذہنی جنس کے مطابق بنا دیئے جائیں۔

مصنوعی تبدیلی کا طریقہ کار:

اس حالت کا علاج جو سائیکاٹری میں ہے وہ یہ ہے۔

ایسے مرد کو دو سال کے لئے عورت کے کپڑے پہننے پڑتے ہیں کام پر عورت کی طرح جانا پڑتا ہے، نام تبدیل کرنا پڑتا ہے، الغرض عورت کی طرح زندگی گزارنی پڑتی ہے۔زنانہ ہارمونز لینے پڑتے ہیں۔تاکہ چھاتی اور چہرے کے بال ختم ہو سکیں۔اور جسم زنانہ دکھائی دے یہ کوئی مذاق نہیں ہوتا۔دو سال اسی لئے دیئے جاتے ہیں کہ اگر کسی کو لڑکیوں کے ساتھ رہنے کی وجہ سے یہ لگے کہ وہ لڑکی ہے تو وہ یہ نہیں کر سکتا، کیونکہ کوئی مرد یہ قبول نہیں کر سکتا کہ وہ عورت بن کے رہے،اور لوگ اسے عورت تسلیم کریں، پھر دو سال کے بعد ایسے مریض کا آپریشن کر کے،(۱) پیشاب کا راستہ (۲) ہم بستری کا راستہ،(۳) پاخانہ کا راستہ بنا دیا جاتا ہے۔اور کوئی دیکھ کر نہیں کہہ سکتا کہ یہ عورت کے اعضاء نہیں ہیں، میں نے خود ان ڈاکٹر صاحبہ کو دیکھا ہے اور ان کے اعضاء دیکھے ہیں انہوں نے اس ڈاکٹر سے آپریشن کروایا ہے، جو ایسے آپریشن کرنے میں ۲۰ سال کا تجربہ رکھتا ہیں۔اب یہ ہے کہ وہ بچے پیدا کرے گی،مگر اس کی ظاہری، جسمانی، سب کچھ عورت کا ہے، یہ ڈاکٹر صاحبہ پانچ وقت کی نمازی ہے شروع سے اور یہ سب کرنے سے پہلے اس نے استخارہ بھی کیا تھا، جس میں اس کو خدا سے آگے جانے اور بڑھنے کا اشارہ ملا تھا۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ میں نے یہ مشکل اور پے چیدہ مسئلہ جو ان مسئلوں سے مختلف ہے جو آپ نے فون پر مجھے بتلائے تھے، آپ کے سامنے رکھا ہے۔وہ مسائل صرف ظاہری جسمانی تھے ہر حال میں ساری دنیا کے سامنے، تاکہ کوئی بھی شبہ دور ہو جائے، یہ کوئی جذباتی فیصلہ نہیں ہے۔کیونکہ کوئی عام آدمی یہ نہیں کہہ سکتا، صرف وہی مریض کر سکتا ہے جو عورت کا دماغ رکھتا ہے۔اور جس کے لئے مردانہ جسم اذیت ہوتی ہے۔اور اس علاج کے بعد ایسے مریض بہت بہتر زندگی گزارتے ہیں، ان کو ذہنی سکون بھی میسر آجاتا ہے۔

اب آپ بتائیں کہ آپ کیا کہتے ہیں، اس پر ذرا روشنی ڈالیں، کیونکہ ان ڈاکٹر صاحبہ کا ایک جگہ رشتہ چل رہا ہے۔وہ عورت بہت تنہا ہے، مرد بھی بہت اچھا ہے۔اس کو سہارا دینا چاہتا ہے۔مگر واللہ اعلم وہ کہتا ہے کہ اسلام کی رو سے کیا ہے؟

اس کو معلوم ہے ان باتوں کا کہ یہ آپریشن جائز ہے اگر مرد کو پورا مرد بنا دیا جائے یا عورت کو پوری عورت بنا دیا جائے۔

مگر جو پیدا مرد ہوا اور دماغ عورت کا ہو۔اور آپریشن کروا کہ ہر طرح سے عورت بن جائے اس کے بارے میں کیا مسئلہ ہے؟

اس مریضہ نے بھی خودکشی کی کوشش کی، کہ اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں، پھر لوگ کیوں نہیں سمجھتے، ہر چیز خدا کے حکم سے ہوتی ہے۔اس

میں خدا کی رضا شامل تھی، تو آپریشن کامیاب ہوا ہے۔ کیونکہ کئی دفعہ استخارہ کیا، اور نیک لوگوں سے بھی کروایا، آپ خدارا ایک دکھی انسان کی مدد کیجئے، اور کوئی راستہ دکھائیں کہ اس کی زندگی سنور سکے، اور وہ بندہ اسے سہارا دے سکے، کہ ساری دنیا اور اس کے گھر والے، اس سے کنارہ کش ہو گئے ہیں۔ خدا آپ کو اس کا اجر دے گا۔

والسلام ڈاکٹر خدیجہ (U.K) بمعرفت مولانا سعید جلال پوری صاحب مدظلہ العالی!

الجواب بعون الملک الوھاب:

واضح رہے کہ دین اسلام میں زندگی کے ہر شعبے سے متعلق ہدایات و رہنمائی موجود ہیں اور خود قرآن پاک اور احادیث میں سے فقہاء کرام نے ہمیں ایسے اصول مہیا کر دیئے ہیں جن کی روشنی میں ہم کسی بھی دور میں پیش آنے والے جدید سے جدید تر مسائل کا حل معلوم کر سکتے ہیں۔ ہر دور کی ضرورت کے لئے جتنے اجتہاد کی ضرورت ہے الحمدللہ وہ موجود ہے اور اس کے اہل لوگ اپنی ذمہ داریوں سے واقف ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان سے اس دور کی دینی ضرورت پورا کراتے ہیں اور ہم پورے اطمینان سے کہہ سکتے ہیں کہ کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے جو حل طلب ہو لیکن حل طلب ہی رہے حل نہ ہو سکے۔ البتہ اس وقت جدید مسائل میں اجتماعی غور و خوض کی ضرورت ہے رب کائنات نے کسی درجہ تک یہ کام نمودار کیا ہے اور الحمدللہ آئے دن اس میں ترقی ہو رہی ہے۔ آج جو کہ سائنس اور ٹیکنالوجی نے انسانی زندگی میں مختلف تبدیلیاں رونما کیں اور ساتھ میں مشکل مسائل کے انبار کھڑے کر دیئے۔ معاشرہ عیش پرستی میں ڈوب گیا۔

روزمرہ جدید مصنوعات وانکشافات نے جدیدت کی طرف زمانہ کو دھکیلا مگر اسلام ایک ایسا روشن دین ہے جس کے اصول تا قیامت لاگو ہونگے۔

جدت پسندی نے یہاں تک اثر کر ڈالا کہ انسان انسان نہ رہا اور انسان نے اپنی زندگی حیوانوں جیسے گزارنا بسر کرنا شروع کر دیا حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ولقد کرمنا بنی آدم وحملنا ھم فی البر والبحر ورزقنا ھم من الطیبات وفضلنا ھم علی کثیر ممن خلقنا تفضیلاً۔

ترجمہ: اور ہم عزت دی ہے آدم کی اولاد کو اور سواری دی ان کو دریا میں اور روزی ہم نے ان کو ستھری چیزوں سے اور بڑھا دیا ان کو بہتوں سے جن کو پیدا کیا ہم نے بڑائی دے کر۔ یعنی آدمی کو حسن وصورت، نطق تدبیر وعقل وحواس عنایت فرمائے۔ جن سے دنیوی واخروی مضار ومنافع کو سمجھنا اور اچھے، بُرے میں تفریق کرتا ہے۔

انسان کا جسم جو صنعت الٰہی کا شاہکار ہے، انسان کو مالک نہیں بنایا گیا، بلکہ انسان کا جسم انسان کے پاس امانت ہے اور اس کا مالک اللہ تبارک وتعالیٰ ہے۔

جسم اور روح کا تعلق ختم ہونے کے بعد کرامت انسانی برقرار رہتی ہے انسانی نفس کے ساتھ بے حرمتی کرنا ناجائز ہے۔ خود اپنے نفس کے

ساتھ کریں چاہے کوئی اور کریں۔

اس وقت جدید طبی سائنس کی ترقیات نے بہت سے ایسے مسائل پیدا کئے کہ اس کا پہلے ادراک بھی ممکن نہ تھا۔

کچھ عرصہ سے آپریشن کے ذریعے جنس کی تبدیلی کا مسئلہ سامنا آرہا ہے۔اور یہ فتنہ رفتہ رفتہ بڑھ رہا ہے۔سب سے پہلے یہ فتنہ برطانیہ کے عیش پرست معاشرہ میں نمودار ہوا دیگر ممالک بشمول ممالک اسلامیہ میں آئے روز یہ فتنہ ہر ذی عقل انسان بخوبی سمجھ رہا ہے کہ اللہ رب العزت نے نظام دنیا چلانے اور نسل انسانی کے بقاء کے لئے تمام مخلوقات میں جوڑے پیدا فرمائے ہیں اور بنی آدم میں زکور واناث پیدا فرمادیئے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وبث منهما رجالاً كثيراً ونساء. (الیٰ آخر الآیة)

دوسری جگہ ارشاد ہے۔''یهب لمن يشاء انا ثا ويهب لمن يشاء ذكورا. اللہ پاک نے مرد اور عورت کو مختلف اغراض کے لئے پیدا فرمائے ہیں مردوں کو گھر کے بیرونی کام کاج امارت،سلطنت،تجارت،سیاست اور عورتوں کے دیکھ بال کے لئے بنایا اور عورتوں کو گھر کے کام کاج بچوں کی دیکھ بال اور نسل بڑھانے کے واسطے بنایا ہے۔

ان مختلف اغراض کی وجہ سے اللہ نے مرد وعورت کی تمام چیزوں میں فرق رکھا ہے چنانچہ مردوں کے لئے عورتوں جیسا چلنا پھرنا ان کی طرح لباس پہننا اور ان سے کلام کرنے سے اور اسی طرح عورتوں کے لئے مردوں جیسے بولنا، چلنا پھرنا اور ان کی طرح لباس پہننا اور ان سے کلام کرنے کو ناجائز اور حرام کیا ہے۔

چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:۔

عن ابن عباس رضى الله عنهما قال لعن النبى ﷺ المتشبهين من الرجال بالنساء المتشبهات من النساء بالرجال .

ترجمہ:۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت اختیار کرتے ہیں اور اُن عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت اختیار کرتے ہیں لعنت فرمائی ہے۔(صحیح البخاری جلد۲ص ۸۷۴)

تو اس حدیث پاک سے صاف واضح ہو رہا ہے کہ جب مردوں کو عورتوں کی مشاہت اختیار کرنا جائز نہیں تو مردوں کو بالکلیہ عورت بننا یقیناً جائز نہ ہوگا۔اور اسی طرح دوسری حدیث میں آتا ہے الحدیث:......

''لعن الله الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغيرات خلق الله''.(بخاری)

اللہ پاک لعنت بھیجتے ہے گودنے اور گودوانے والیوں پر اور بال اکھاڑنے اور اُکھڑوانے والیوں پر اور دانتوں کے درمیان خلا پیدا کرنے اور کروانے والیوں پر جو زینت کی خاطر کرتے ہیں۔یہ تمام خلق اللہ میں تغیر کرنے والیاں ہے اور تغیر لخلق اللہ نہایت مذموم ہے۔

(تکلمله فتح الملهم ج ۴ /ص ۱۹۴) ......

قرآن پاک میں باری تعالیٰ شیطان کے قول کی حکایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہے۔'' الایةوقال لا تخذن من عبادك نصيبا مفروضا ولا ضلنهم ولا منينهم ولآ مرنهم فليبتكن اذان الانعام ولا مرنهم فليغيرن خلق الله''.

ترجمہ:۔اور جس نے یوں کہا تھا کہ میں ضرور تیرے بندوں سے اپنا مقرر حصہ اطاعت کا لوں گا۔اور میں ان کو گمراہ کرونگا۔اور میں ان کو ہوس دلاؤنگا۔اور میں ان کو تعلیم دونگا۔جس سے وہ چارپاؤں کے کانوں کو تراشا کریں گے۔اور میں ان کو تعلیم دونگا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورتوں کو بگاڑا کریں گے۔

جنس کی تبدیلی کے بارے میں اکابر علماء کی رائے گرامی:

تبدیلی جنس کے بارے میں مجلس المجمع الفقهي الاسلامي منعقدہ مکہ المکرّمہ کا مشترکہ فیصلہ:

اس موضوع پر غور وخوض اور بحث ومباحثہ کے بعد المجمع الفقہی درج ذیل فیصلہ کرتا ہے:

''اوّل: جنس مذکر جس کے اپنے مخصوص اعضاء کامل ہو چکے ہوں ،اسی طرح جنس مؤنث جس کے اعضاء نسائیت پورے ہو چکے ہوں انہیں ایک دوسرے میں تبدیل کرنا شرعاً جائز نہیں ہے،ایسی تبدیلی قابل سزا جرم ہے کہ یہ اللہ کی خلقت میں تبدیلی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے شیطان کی زبان سے خبر دیتے ہوئے حرام قرار دیا ہے:''ولآمرنهم فليغيرن خلق الله'' (سورہ النساء / ۱۱۹). اور میں ان کو تعلیم دوں گا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑا کریں گے)۔صحیح مسلم میں حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے گودنے والی اور گودوانے والی، بال اکھیڑنے والی، بال اکھڑوانے والی، حسن کے لئے دانتوں میں دوریاں پیدا کرنے والی اور اللہ کی خلقت میں تبدیلی کرنے والیوں پر اللہ نے لعنت فرمائی ہے،پھر راوی نے کہا: جس پر اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت بھیجی ہے اس پر میں کیوں نہ لعنت بھیجوں،قرآن کریم میں اللہ نے اسی کا حکم دیا ہے:''وما آتاكم الرسول فخذوه ومانهاكم عنه فانتهوا '' (سورة الحشر / ۷). (اور رسول تم کو جو کچھ دے دیا کریں وہ لے لیا کرو،اور جس چیز سے تم کو روک دیں تم رک جایا کرو)۔

''دوم: جس شخص کے اعضاء میں مرد اور عورت دونوں کی علامتیں جمع ہوگئی ہوں ،اس میں دیکھا جائے گا کہ کون سے اعضاء کا تناسب زیادہ ہے،اگر مرد کے اعضاء زیادہ ہوں تو طبی علاج کے ذریعے عورت ہونے کے اشتباہ کو دور کر لینا جائز ہے،اور اگر عورت کے اعضاء غالب ہوں تو طبی علاج کے ذریعہ مرد ہونے کے اشتباہ کو دور کر لینا جائز ہے،خواہ یہ علاج سرجری کے طور پر ہو یا ہارمون کے ذریعہ ہو، اس لئے کہ یہ ایک طرح کا مرض ہے،اور علاج کے ذریعہ مرض سے شفاء مقصود ہے،نہ کہ اللہ کی خلقت میں تبدیلی''۔

مجلس المجمع الفقهي کے اراکین ذیل میں ملاحظہ ہو:

دستخط	دستخط
نائب رئیس	رئيس مجلس المجمع الفقهي
ڈاکٹر عبدالله عمر نصيف	عبدالعزيز بن عبدالله بن باز

ممبران

دستخط	دستخط	دستخط
محمد بن جبیر	ڈاکٹر بکر عبدالله ابوزید	عبدالله العبد الرحمن البسام
صالح بن فوزان بن عبدالله الفوزان	محمد بن عبدالله بن السبیل	مصطفی احمد الزرقاء
محمد الشاذلی النیفر	ڈاکٹر یوسف القرضاوی	ڈاکٹر احمد فهمی ابو سنه
محمد محمود الصواف	محمد سالم [illegible]ود	ڈاکٹر طلال عمر بافقیه

دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کا فتویٰ:

آپریشن کے ذریعہ جنس کی تبدیلی اور اس کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ:

میں نے اپنا آپریشن کروایا ہے، آپریشن اس طرح کا ہے کہ میں نے اپنی جنس تبدیل کرائی ہے۔ پیدائشی لڑکا ہوں۔ کپڑے، رہن سہن سب لڑکیوں کی طرح تھا، اسی وجہ سے آپریشن کروایا، اب ہر وقت مجھے یہ فکر لگی رہتی ہے کہ میں نے یہ گناہ کیا ہے۔ دل میں آتا ہے کہ تم نے اللہ کی نعمت کی ناشکری کی ہے۔ مفتی صاحب میں بہت پریشان ہوں، مجھے پتہ نہیں کہ میں نماز، روزہ اور دوسرے دینی احکام کس طرح بجالاؤں؟ لڑکی کی طرح یا لڑکے کی طرح؟ اب تک آپریشن کے بعد لڑکوں کی طرح نماز، روزہ ادا کرتا ہوں۔ جناب عالی! مجھے کوئی راستہ بتائے، میرا نام عمران ہے ڈاکٹروں نے عمران سے عمرانہ کردیا ہے، ڈاکٹروں کا کہنا ہے، کہ تم کسی لڑکے سے شادی بھی کرسکتے ہو۔ مگر کسی بچے کا جنم نہیں ہوگا، کیونکہ تمہارے اندر بچہ دانی نہیں۔

جناب میری ایک بہن ہے، اس کو لڑکا بننے کا بہت شوق ہے اور وہ کپڑے لڑکوں والے اور بال لڑکوں کی طرح رکھتی ہے، وہ چاہتی ہے کہ میرا بھی کسی طرح آپریشن ہو جائے۔ جناب ہماری زندگی کس طرح گزرے گی؟

ان تمام باتوں کو پڑھنے کے بعد مجھے قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں کہ میرے لئے اب زندگی گزارنے کا کیا طریقہ ہوگا؟ اور میری بہن کو کیا کرنا چاہیئے؟ نماز، روزہ، شادی اور زندگی کے دوسرے تمام مراحل مجھے کس طرح طے کرنی چاہئیں، مجھے امید ہے کہ آپ اچھا مشورہ دیں گے۔ یادرہے کہ ڈاکٹروں نے مجھے عورتوں والی شرمگاہ لگائی ہے، سینے کے ابھار کے لئے ان کا کہنا ہے کہ آپریشن کرنا پڑے گا۔

مستفتی عمران، عرف عمرانہ کراچی۔

الجواب ومنه الصدق والصواب:

واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو سب سے زیادہ حسین اور خوبصورت بنا کر اشرف المخلوقات بنایا ہے، جیسا کہ آیت مبارکہ میں ہے:

"لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم". (التین: ۴)

ترجمہ:۔ "ہم نے بنایا آدمی خوب سے انداز ے پر"۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی مرضی سے انسانوں میں سے بعض کو مرد اور بعض کو عورت بنایا ہے اور مردوں کو عورتوں پر فضیلت بخشی، یہ اللہ ہی کی تقسیم ہے اور اس تقسیم پر راضی نہ ہونا اور ناراضگی کا اظہار کرنا گویا اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر اعتراض کرنا ہے جو کہ انسان کو کسی صورت میں بھی زیب نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ نے جس کو جس جنس پر بنایا ہر شخص کو اسی جنس پر رہنا ضروری ہے، اس میں تبدیلی کرنا ناجائز اور حرام ہے۔

لہٰذا صورت مسئولہ میں سائل نے جو آپریشن کروا کر اپنی جنس تبدیل کی ہے تو یہ حرام کام کیا ہے اور یہ تغیر لخلق اللہ کی بناء پر کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ انسان کا جسم انسان کے پاس اللہ رب العزت کی طرف سے امانت ہے اور اس میں کسی قسم کی خیانت یعنی تبدیلی کرنا یہ گناہ کبیرہ ہے۔ جیسا کہ "فتح الباری" میں ہے:

"ویؤخذ منه ان جنایةالانسان علی نفسه کجنایته علی غیره فی الا ثم،لان نفسه لیست ملکا له مطلقاً، بل ھل لله تعالیٰ فلا یتصرف فیھا الا بما اذ ن له". (۱۱/۵۳۹ ط:لاھور)

اور صحیح مسلم میں ہے: "عن ابن عمرؓ ان رسول الله ﷺ لعن الواصلة والمستو صلة والو اشمة والمستو شمة" قال النووی فی شرحه: ھذا الفعل حرام علی الفاعلة والمفعول بھا لھذه الا حادیث لانه تغییر لخلق الله لانه تزویر وتد لیس". (۲/۲۰)

لہٰذا سائل کو چاہیئے کہ اس گناہ پر توجہ اور استغفار کرے اور اپنے اس گناہ کو لوگوں کے سامنے ظاہر نہ کرے اور اپنی بہن کو بھی سمجھائے اور اس کو اس ناجائز آپریشن کے گناہ سے بچائے، ورنہ وہ بھی سخت گنہگار ہوگی اور سائل عمران پر حسب سابق مردوں کے احکامات ہی لوگو ہیں، یعنی کسی مرد سے شادی جائز نہیں اور نماز روزہ وغیرہ بھی مردوں کی طرح ادا کرنا ضروری ہے اور زنانہ کپڑے پہننا ناجائز اور حرام ہے اور ایسے مرد اور عورت پر لعنت ہے۔ جیسا کہ "مشکوٰۃ شریف" میں ہے:

"وعن ابن عباسؓ قال: قال النبی ﷺ لعن الله المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال" (باب الترجل ۲/۳۸۰ ایچ ایم سعید)

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبه
محمد عبدالمجید دین پوری	محمدانعام الحق	سلیم الدین شامزی

متخصص جامعه علوم اسلامیه علامه بنوری ٹاؤن

(بشکریه ماھنامه بینات)